منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

BANGALORE.

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

توریت بلا توریہ انجیل بتجیل
گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۳۳ | مطبوعۂ ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۸ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

قبول اسلام

(جنوبی امریکہ مین)

ہمارے مخلص دوست جناب منشی سید حسن علی صاحب رضوی جو نیو امسٹرڈم امریکہ مین ہندوستان کے مترجم اعلیٰ ہین تحریر فرماتے ہین۔

بعد نماز عید الفطر دو ہندو ایک مرد اور ایک عورت اپنے رضامندی سے مجھ سے مشرف باسلام ہوے مرد ذات کا کہار تہا اور نام کنیش تہا اسلامی نام عبد الکریم رکہا گیا عمر اسکی چالیس سال ہے عورت ذات کی چمپتی ہے دوازدہ سالہ نام دکہنی تہا اسلامی نام بی بی حیاتا رکہا گیا۔

امریکہ جنوبی یا شمالی مین اسلام کی اشاعت کی کیفیت شاید یہی پہلی دفعہ اخبار منشور محمدی مین طبع ہوی ہے مگر اس سے پہلے ایسے خبرون کا نہ طبع ہونا اس بات کی دلیل نہین ہو سکتا کہ اس ملک مین اسلام ہی نہین ہے یا اسلام کی اشاعت ہی نہین ہے۔

مقدس اسلام کے اصول ہی ایسے حکمت آمیز اور ہر اعلیٰ و ادنی کے لایق و قابل دستور العمل اور دین و دنیا کے اعلیٰ مدارج کو پہونچانے والے ہین کہ جس سے وہ جس سرزمین مین اپنی لوزانی جہلک دکہاتا اور اپنا روشن چہرہ بتاتا ہے بڑی تعظیم اور قبولیت کے ساتہہ اس کا استقبال کیا جاتا ہے اور اسکی مقبولیت کا ڈنکہ بجایا جاتا ہے۔

ہمارا گمان شاید صحیح ہو کہ علاوہ ان دو کے اور دن نے بہی شرف اسلام حاصل کیا ہے۔ اسلام کا وہان ہونا تو مسلم ہے۔

ہمارے دوست جنہون نے اس اشاعت اسلام کا تواب حاصل کیا ہے امید ہے کہ ذری سی کوشش بہی اشاعت اسلام مین کرین تو بہت بڑی کامیابی حاصل کرین۔

ہم ہمارے مخلص سے امید رکھتے ہین کہ انکی کوششین ہم کو اور ایسی خبرین سننے کا موقع دین گے۔

قبول اسلام

(رنگون مین)

گذشتہ نمبر ۳۲ مین جناب ابراہیم یوسف کاکا نے جو مذہبی حالات رنگون طبع کرائے تہے اس مین ان دو کا مسلمان ہونا درج ہے۔

ایک شخص جسکا پہلا نام سیار آتہا اور اب ابراہیم ہے یہ شخص برہما کا باشندہ ہے اور مسلمان ہونے کے وقت تیس روپیہ ماہوار پاتا تہا اور دوسرا جسکا پہلا نام الپ سوامی تہا اور اب احمد رکہا گیا ہے میسور کا باشندہ عیسائی مذہب کا ہے اور اب وہ بموجب اسلام شرع کے پابند ہین۔

حسن علی عیسوی کے رسالہ کا جواب

(بقیہ از نمبر ۳۲)

سوال ولا تنکحوا المشرکات حتی یومن ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم۔ تک مردون کے باب مین لکہا ہے کہ جب تک شرک والی عورتین ایمان نلاوین ان کے ساتہ نکاح مت کرو اور کنیز مسلمہ زن مشرکہ سے بہتر ہے اگر تم کو پسند ہو تو اسکے ساتہ نکاح کرو۔ اور ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم تک عورتون کے باب مین لکہا ہے کہ جب تک شرک والے مرد ایمان نہ لاوین ان کے ساتہ نکاح مت کرو اور غلام مسلم مرد مشرک سے بہتر ہے اگر تم کو پسند ہو تو اسکے ساتہ نکاح کرو۔

واضح ہو کہ لا تنکحوا جمع مذکر حاضر نہی کا صیغہ ہے جمع مونث حاضر نہی کے واسطے کیون استعمال کیا کیونکہ صرف و نحو کے قاعدہ سے جمع مونث حاضر نہی کے لئے لا تنکحن صحیح ہے اعجبکم کم ضمیر جمع مذکر حاضر منصوب متصل ہے یعنے فعل ماضی اعجب کا مفعول واقع ہے کم کو کن ضمیر جمع مونث حاضر کی جگہ پر کس قاعدہ سے استعمال کیا اگر اعجبکن ہوتا تو بقاعدہ صرف و نحو درست عبارت ہوتی۔

جواب ثانی آیۃ عورتون کے باب مین ہونے سے یہ لازم نہین کہ وہ مخاطب ہی ہو تاکہ یہ لازم آوے کہ صیغہ مذکر مونث مین استعمال کیا گیا اور پادری صاحب کہتے ہین کہ ولا تنکحن کہتے تو صحیح ہوتا بلکہ مخاطب اوسکے اولیا ہے اور پادری صاحب کو یہ نہی سوجہا کہ یہ باب افعال سے ہے معنے اسکے نہ نکاح کردو مشرکین سے اور دوسرا مفعول محذوف یعنے مومنات کا اور اگر موافق رائے پادری صاحب کے ولا تنکحن ہوتا تو یہ معنے ہوتے نہ نکاح کردو ای عورتو مشرکون سے اور باب افعال اس مادہ مین دو مفعول چاہتا ہے تو ضرور دوسرا مفعول یہ ہوگا اپنے نفسونکا تو لازم آیا کہ غیر افعال قلوب مین (یہ بدیہی ہے) دو ضمیرین یعنے فاعل اور مفعول ایک شئی واحد کو ثابت ہوے اور یہ غیر جائز ہے جیساکہ کافیہ مین شعر ومنہا انہا یجوز ان یکون فاعلہا ومفعولہا ضمیرین لشئی واحد مثل علمتنی مطلقاً۔

سوال قال رجلان قال فعل ماضی رجلان فاعل قال صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ہے اور رجلان تثنیہ ہے قاعدہ سے درست نہین ہے اگر عبارت

تالا رجلان ہوتی تو صحیح ہوتی۔

جواب وجہ نادرست ہونی کی یہ ہے کہ پادری صاحب
وانکان الفاعل مظہرا وحد الفعل ابدا بہول گئے ہین ورنہ
ایسا اعتراض کبھی نہین کرتے۔

سوال استغوث کس قاعدہ سے صحیح ہے۔

جواب اجتماع دو ہمزہ کے تخفیف کی ایک صورت
ہے کہ ثانی کو حذف کرے اور اول کو ثابت اور اس
مقام مین ہمزہ استفہام کو ثابت رکھا اور ہمزہ وصل
کو حذف کیا۔

سوال لِیَ کی یا ی متکلم پر زبر کیون ہے اور کس
قاعدہ سے درست ہے۔

جواب ضمیر مجرور متصل واحد متکلم اگر ماقبل اوسکے
صحیح یا جار می مجری صحیح ہو جائز ہے اوسکو مفتوح
پڑہنا اور ساکن اور دونون مین اصل فتحہ ہے۔
کذا فی الشرح جامی۔

سوال فما استمتعتم بہ۔ بہ نچائیے بلکہ بہن چاہئے یا
بہا کیونکہ ہ مخفف ہو ہے اور ہو ضمیر واحد مذکر غائب
ہے یہ کس قاعدہ سے درست ہے۔

جواب ضمیر واحد مذکر بہ کی راجع طرف ما کے ہے
بلحاظ لفظ اور تطابق راجع مرجع مین خواہ لفظا ہو
یا معنی ہو دونو ضرور نہین کما مر۔

سوال سورۃ یٰسٓ رکوع ۴ الم اعہد الیکم یا بنی
آدم ان لا تعبدوا الشیطان۔ جناب مولانا سعد الملۃ
والدین التفتازانی نے مختصر المعانی شرح تلخیص
مین بیان فرمایا ہے کہ اعہد لفظ قرآنی از روئے
قاعدہ علم فصاحت و بلاغت فصیح نہین ہے بلکہ ثقیل
عبارت مختصر معانی الثقل فی مستشزرات ہو توسط
الشین المعجمۃ التی ہی من المہموسۃ الرخوۃ بین النار التی
من المہموسۃ الشدیدۃ والزای المعجمۃ التی ہی من المجہورۃ
ولو قال مستشرف لزال ذالک الثقل وفیہ نظر لان
راء المہملۃ ایضا من المجہورۃ وقیل اقرب المخارج سبب
للثقل المخل بالفصاحۃ وان فی قولہ تعالیٰ الم اعہد
ثقلا قریبا من حد التنافر۔ خلاصہ یہ کہ مستشزرات کا
شین تا و زا کے درمیان واقع ہے اور ت ز
کا مخرج سر و ندان ہای زیر ہے اس وجہ سے ثقیل
ہے اور اعہد مبرہن ہو کہ ہمزہ اور عین اور ہای ہوز
کا مخرج حلق ہے یعنے اونکا نکلنا ایک جگہ سے ہے بہ
سبب اجتماع حروف حلقی از روے قواعد علم فصاحت
و بلاغت ثقیل ہے۔

جواب پادری صاحب نے عدم فصیح کہنے کی نسبت
علامہ صاحب پر کی لیکن افسوس کہ پادری صاحب نے
اتنا بھی خیال نہین کیا کہ کیا مختصر المعانی اور مطول ہمارے
ہی پاس موجود ہے نہین بلکہ ہزارون پاس ہے اگر
اتنا خیال کرتے کبھی یہ دہوکہا نہین دیتے لیکن پیٹ
ایسا بڑا ہے جس کے لئے سب کرنا پڑتا ہے اور ریونڈ
صاحب کو خوش کرکے ترقی کی امید کرنی پڑتی ہے
پوشیدہ نہ رہے کہ پادری صاحب نے و زعم بعضہم
ان منشار الثقل الخ تنہا عوام کو دہوکا دینے کو الثقل
تک ہی لکہا اور مقصود علامہ کا یہ ہے کہ بعضون نے
زعم کیا کہ سبب ثقل مستشزرات وقوع شین درمیان

تار و زار رہے اور اگر مقام مین مستشرز است کے مستشرف
ہوتا تو ثقل نہ رہتا یہ فاسد ہے اور وفیہ نظر من وجہ
فساد بتلایا کہ مستشرف وثوق صحیح کے نزدیک فصیح ہے
اور دلیل تمہاری ثقل کی بعینہ جاری ہے معلوم ہوا
ثقل و غیر ثقل مذاق پر ہے اور دو سطر آگے علامہ
نے اسپر تصریح بھی کی ہے۔ الضابطہ ہہنا ان کل
مابعدہ ذوق الصحیح ثقیلا متعسر النطق فہو متنافر سواء
کان من قرب المخارج او بعدہا او غیر ذالک اور
وقیل اقرب المخارج الخ کے وفیہ نظر کو شاید پادری
صاحب نے ملاحظہ نہین کیا اب پادری صاحب سے
استفسار ہے کہ کس عبارت سے معلوم ہوا کہ علامہ
رح نے فرمایا ہے کہ الم اعہد لفظ قرآنی از روے
تجوید علم فصاحت و بلاغت فصیح نہین ہے بلکہ
ثقیل کتبہ عبد من عباد اللہ الصمد غلام محمد سورتے عفی عنہ

کتاب راہ نجات پر دہرم جیون کا ریمارک اور مصنف راہ النجات کی سرسری نظر

(بقیہ)

قولہ کسی فرد یا تعداد افراد کا کسی منبع کی خاصیت
سے موثر ہونا یہ ظاہر نہین کہ اور سب اوسی
سے موثر نہین ہوے یا نہین ہو سکتے۔

اقول فرد یا تعداد افراد کے موثر نہ ہونے سے
تو کوی الزام چسپک نہین عائد ہو سکتا لیکن اگر
کسی منبع کی خاصیت سے ایک فرد ہی موثر ہو تو
اریب اوس منبع کی خاصیت مین نقص سمجھا جاویگا

عرض یہ امر وجہ مین ہم کسی فرد بشر کو ایسا نہین دیکھتے جو
تاثیرات روح القدس سے موثر ہوا ہو یا مسیح کا نمونہ
بنا ہو بلکہ عیسویت کے ظاہر علامتین ہی یک لخت مفقود
ہین اگر مستر صاحب کے خیال مین کوی عیسائی متصف
بصفات مذکورہ یا ملبس بعلامات مصرحہ انا جیل ہو تو
براہ مہربانی اوس کے نام و مقام سے مطلع فرماے۔
پہر دہرم جیون کے اس فقرہ کا (کہ خدا جو خالق ہے
مخلوق نہین ہو سکتا) مستر صاحب اسطرح جواب دیتے
ہین۔

قولہ بابا کس عیسائی نے آپ سے کبھی کہا یا کس مسیحی
کتاب مین آپنے یہ پڑھا کہ خالق مخلوق ہو گیا۔ نعوذ
باللہ۔ جو یہ مانتا ہے اوس سے مجھے نفرت آتی ہے
اور نہ یہ مسیحی کلیسیا کی تعلیم ہے نہ اوسکا ایمان ہے۔

اقول اپکا تو بابا آدم ہی نرالا ہے کیونکہ جن بائبل
کو عیسائی سربازار گاتے پھرتے ہین کہ خدا مجسم ہوا
اور جسپر اون کے دین کا ستون قایم ہے آپ وقت
گرفت کے اون سے ہی انکار کر کے کہدیتے ہین کہ
یہ کلیسیا کی تعلیم نہین مگر اس انکار سے دین عیسوی
کی آج اصلاح نہین ہو سکتی اگر پہلے ہی سے آپ کے
پیشوا ایسے لاطایل عقیدہ کو (کہ خدا مجسم ہوا) تسلیم
نہ کرتے تو شاید کچھ مطلب براری ہو بھی جاتی مگر آج
آپ اوس کی اصلاح نہین کر سکتے۔

اسکا ثبوت کہ عیسائی خدا کو مجسم مانتے ہین ہم خود
آپ ہی کی تحریر سے نکالدیتے ہین۔ آپ انکار کے
قریب قریب ہی فرماتے ہین کہ جو یہ مانتا ہے (خالق

کا مخلوق ہونا) اوس سے مجھے نفرت آتی ہے۔ اس سے صاف مترشح ہے کہ عیسائی خالق کو مخلوق مانتے ہین جن سے آپ کو نفرت ہوتی ہے اگر وہ خدا کو مجسم نہین مانتے تو آپکو نفرت کیون ہوتی ہے۔

اس مسئلے کو آپکا نمانتا اس بات کی دلیل نہین ہوسکتی کہ عیسائی خدا کو مجسم نہین مانتے اس ثبوت کے بعد اگرچہ کوی ضرورت اسبات کی نہین کہ ہم خواہ مخواہ اثبات کرین کیونکہ مستر صاحب نے ایک ایسی بات کثیر الاستعمال سے انکار کیا ہے جو دراصل خاص وعام کے زبان زد ہے۔ مگر اشارۃً کچھ اور بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہون۔

اول ۱۴ مارچ ۸۸ء کو پادری ہاپکنز صاحب متعینہ روڑکی نے روڑکی مین بہت سے شاگردون اور عام لوگون کے روبرو منادی مین صاف صاف لفظون مین ارشاد کیا کہ خدا مجسم ہوا۔ مسیح خدا کے شریک ہین اور اسبات کو بڑی زور سے ایک طولانی تقریر مین اثبات کرتے رہے۔

راقم نے جب ثبوت بیبل سے طلب کیا تو جواب ندیا اور کسیقدر لچر تقریر کے بعد منادی چھوڑ کر چلدئے جسکی مفصل کیفیت منشور محمدی مین اندراج کے لئے روانہ کی گئی ہے آپ اون سے دریافت کرین اور ہر ایک شخص مستر صاحب کی تصدیق کے لئے دریافت کرسکتا ہے دوم آپ خود ہی آگے چلکر فرماتے ہین کہ مسیح خداوند مین دو ذاتین ہین الوہیت اور انسانیت تو بس جسکو آپ صاحب الوہیت سمجھتے ہین وہ تو حضرت مریم کے شکم مین ایام معدودہ تک رہے اور عام طور سے وضع حمل ہوا اور مخلوق کے طرح نشو ونما پائی اور لوگون مین رہا (متی ۲ باب ۱۔ ۲ و ۱۱ و ۲۰ و ۲۱ لوقا ۲ باب ۶۔ ۷ وغیرہ) پس مستر صاحب غور کرین کہ صاحب الوہیت کیونکر پیدا ہوا۔ خالق اور قادر مطلق لڑکا کہلایا۔ پھر یہ کہنا کہ اہل اسلام لغو بہتان کرتے ہین کسقدر لغو ہے چونکہ مسیح مین تمامتر بشریت اور عبودیت تھی اسلئے اوس مین عیسائی بھائی انسانیت کو بھی مجبوراً مانتے ہین مگر کوی عاقل نہین کہہ سکتا کہ الوہیت کو انسانیت مشروط اور انسانیت کو الوہیت مربوط ہے جسکا مطلب یہی ہے کہ خالق مخلوق اور مخلوق خالق ہوا۔ آی پیارو خدا انسان نہین اور انسان خدا نہین ہوسکتا جب انسان ہے تو خدائی کیا۔ اور خدائی ہے تو انسانیت کیا۔ اجتماع ضدین محال در محال ہے۔

ایک سوال ہمارا مستر صاحب سے ہے کہ جب حضرت مسیح حمل مین تھے اوسوقت انکو مرتبہ الوہیت حاصل تھا یا نہین اگر نہین تھا تو اور کسوقت اون مین الوہیت داخل ہوی انکار و اقرار مین ثبوت وسند درکار ہے۔ زبانی جمع وخرچ کا اظہار نہو۔

سوم عیسوی عقاید کے کتابون مین درج ہے کہ۔ وہ اگرچہ خدا اور آدمی بھی ہے پر وہ نہین ایک مسیح ہے۔ جس طرح نفس ناطقہ اور جسم ایک انسان ہے اسی طرح خدا اور انسان ایک مسیح ہے جس نے ہماری نجات کے لئے دکھ اوٹھایا (دعاء عمیم کی کتاب مطبوعہ کلکتہ ۵۶ء صفحہ ۲۸) بیٹا جو باپ کا کلمہ اور ازل مین باپ سے متولد ہوا

وہ برحق اور ازلی خدا ہے اور اوسکی اور باپ کی ایک
ہی ماہیت ہے اوس نے انسان کی ذات کو مبارک
کنواری کے پیٹ مین اوس کی ماہیت سے اختیار کیا
ایسا کہ دونون ذات یعنے الوہیت اور انسانیت ساری
اور پوری ایک اقنوم مین اکٹھا ہوی جو کبھی الگ
ہونیکی نہین جسکا ایک مسیح ہوا عین خدا عین انسان
حقیقت مین اوسنے دکھہ سہا مصلوب ہوا مر گیا اور
مدفون ہوا۔ وغیرہ (ایضاً صفحہ ۳۴۵)۔

دیکھو مستر صاحب ابتو صاف ترین آپ ہی کی کتاب
سے نکالکر دکھا دیا کہ ذات الٰہی نے کنواری کے پیٹ
مین (جو نجاست کا مسکن ہے) انسانی جسم اختیار کیا
اور پیدا ہوا۔ دکھہ پایا۔ مر گیا۔ دفن ہوا۔ اب آیندہ
نہ کہنا کہ اہل اسلام سے لغو بہتان سنا کرتے ہے۔ صاحب
اگر لغو بہتان ہے تو آپ کی کتابین اور آپ کے
پیشوا اسکے موجد ہین۔ ہم تو ناقل ہین۔ دروغ بر
گردن راوی۔

قولہ ہم ایسے لغو بہتان اپنے برادران اہل اسلام سے
اکثر سنا کرتے ہے اور ان کو کسیقدر معذور بھی رکھہ سکتے
ہے بدین وجہ کہ وہ ایک جنگلی ملک کے تاریک زمانہ
کے ہادی کی تعلیم کو ابھی تک پکڑے بیٹھے ہین جس کو
شاید پوری طور پر مسیحی عقاید کی خبر بھی نہ تھی۔

اقول ہم آپکا اس بے ادبانہ کلام و گستاخانہ گفتگو کی
شکایت نہین کرتے کیونکہ راستی و ناراستی مین
ایک جبلی و قدرتی تضاد ہے ہمیشہ سے یہی قاعدہ ہے
کہ خدا سے برگزیدہ اور پاک لوگون کو دنیا کی ناپاک
اور گندے آدمی حقارت و نفرت سے یاد کیا کرتے ہین
چنانچہ حضرت مسیح کو (جو آپ کے خیال مین قادر مطلق
اور خالق برحق ہین) یہودیون نے کیا کہا اور کیا کیا
اور ابتک کیا کہتے ہین مگر اس سے صداقت اور انکی
ذاتی طہارت مین فرق نہین آسکتا۔ اپنی عاقبت تم
بھی خراب کرلو۔ آپکا طرز کلام محض کینہ کشی اور تعصب
و رزی پر دال ہے ورنہ پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو تاریک زمانہ کا ہادی خیال کرکے خود اپنی اوسی
تاریکی مین پھنسنا اور ہدایات الٰہیہ کا منکر ہونا کیا مطلب
رکھتا ہے یہ تو نبوت کے اصول کا ایک اعلیٰ ترین
ثبوت ہے کہ تاریکی کے زمانہ سے وحشی ملک کے جنگلی
آدمیون کو نکالکر نور اور روشنی کے طرف ہدایت
کی جاوے۔ نبی کی اشد ضرورت تو یہی ہے چنانچہ
کل انبیاء بنی اسرائیل کا ظہور ایسے ہی اوقات پر ایسے
ہی مقامات کے لوگون مین ہوا اگر اسمین کچھ تحقیر ہے
تو بالعموم سب انبیا شریک ہین خصوصاً موسیٰ و عیسیٰ
مگر ہائے تعصب کہ یہ بات دیگر انبیا کے لئے شرف ہو
اور پیغمبر عرب کے لئے تلف۔ ؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ
باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔ اگرچہ جواد صاف الٰہیہ
کل انبیا مین فرداً فرداً مختلف النوع ثابت ہین اور
بہیئت مجموعی وہ کل اوصاف پیغمبر عرب کی ذات
مین ایک جائے مجتمع ہین مگر ایک وصف (جو از روے
عقل الٰہیہ اعلیٰ ترین اوصاف ہے) ہمارے حضرتؐ
مین ایسا ہے جو کسی نبی و رسول مین اور ذات مسیح
مین پایا نہین جاتا اور وہ یہ ہے کہ مذہبی مخالفت

کے وجہ سے غیر مذاہب کے پیشوا اشخاص نے اپنی ہی مذہب
پر قایم رہکر سی نبی کی صداقت و راستی کا اظہار نہین
کیا بلکہ برعکس اسکے اوس کی تکذیب پر کمر بستہ ہوے
مگر آنحضرت مین یہ کمال صداقت ہی کہ غیر مذہب کے
ذی علم و نامور سربرآوردہ و سرپرست قوم نے آپکو
اپنی اپنی تصانیف مین خوبیون کے ساتہ یاد کیا ہے اور
باوجودیکہ وہ لوگ مذہبی اختلاف رکہتے تہے مگر راستی
وصداقت وانصاف کے ساتہ اونہون نے بڑے زور
اور کرّ و فر سے نبوت و رسالت آنحضرت کے اثبات
مین وہ مدلل تقریرین اور مسکۃ الخصم تحریرین پیش کین
ہین اور مخالفین یعنے اپنے مذہبی بہائیون کے جملہ اعتراضات
وشکوک کو براہین قاطعہ سے ایسا رفع کیا ہے کہ آجتک
کوئی مخالف ان کی تردید نہین کرسکا یہان تک کہ اگر
انکا نام اون کے ہم مذہب لوگون کے روبرو لیا
جاوے تو پرکالۂ آتش بنکر اون بیچارون کو ہزارہا
دشنام سے یاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ مذہب
بیدین و ملحد ہے - اچہا صاحب ملحد و بیدین ہی سہی
پر وہ پیغمبر عرب کو مسیح کے طرح بیہودیون مین برائی
توہین کرتے ان لوگون کا تذکرہ معہ اون کے
اقوال کے منشور محمدی مین بارہا طبع ہوکر مشتہر ہوا ہی
یہان اعادہ موجب طول کلام ہے شایقین منشور کے
ان پرچون کے طرف رجوع کرسکتے ہین مگر مزید توضیح
کے لئے ہم اون بزرگون کے نام اور اون کے تحریرات
کے حوالون کو قلم بند کرتے ہین -

باقی آیندہ -

اسرائیلیون کی کوئی الہامی کتاب اور
انکا کوئی الہامی مذہب نہ تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

J. Sunderland's
What is the Bible
Pub: G. Putnam's
Sons 1879. Chap. II

ترجمہ کتاب وات از دی بائبل تصنیف جے ٹی سندر
لینڈ چاپ مطبع جی پی پٹنمس سنس مقام نیویارک
سنہ ۱۸۷۹ باب ۲ صفحہ ۴۴ -

Hebrew People

بیان عبرانی قوم کا -

یعنے زمانۂ قدیم مین عبرانی قوم کی مذہب کا کیا حال تہا کس
کتاب و کس پیغمبر کو مانتے تہے اور کس طرح پر عبادت
کرتے تہے تاکہ بائبل کی وجود کی کیفیت ظاہر ہو فقط واکر
کیونن اور آڈورت اور تیلس اور کالش لکہتے ہین
کہ عبرانی قوم ہمیشہ یونانی اور رومی مذہب کے تابع رہی
کوئی الہامی مذہب کو مطلق نہین جانتی تہی چنانچہ واکر
آڈورت بائبل فاؤریا ؤنگ پیپل انگلش ایڈیشن
جلد ۱ صفحہ ۱۹ سے ۳۰ تک مین لکہتے ہین کہ قانون
مذہبی انکا پولی تہیزم تہا اور کیونن کہتے ہین کہ پہلی
مذہب اسرائیل کا پولی تہیزم تہا اور شروع سے
تا زمانہ بابیلونش سنہ ۵۸۶ بی سی کسی الہامی کتاب کے
تابع نہ تہے کتاب ریلیجن آف اسرائیل جلد ۱ صفحہ ۱۲۳
مین کیونن کہتے ہین کہ عقلی و مصلحتی مذہب رکہتے تہے

اور پھر کتاب مذکور جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ سے ۲۳۶ تک اور
صفحہ ۳۴۴ سے ۳۴۶ تک بیان کیا گیا ہے کہ کوئی الہامی
کتاب اون کے درمیان مین نہ تہی - چنانچہ اس دعوی
پر دلیل یہ ہے کہ اسلاطین باب ۱۱ نمبر ۴ سے ۸ تک
نمبر ۴ - کیونکہ ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑہا ہوا تو اوسکی
جوروون نے اوس کے دل کو غیر معبودون کے طرف
مائل کیا اور اوسکا دل خداوند اپنی خدا کے طرف کامل
نہ تہا جیسا اوس کے باپ داؤد کا دل تہا - ۵ سو سلیمان
نے صیدانیون کی دیبی عستارات اور بنی عمون کی
نفرتی ملکوم کی پیروی کی - ۶ اور سلیمان نے خداوند
کے نظر مین بدی کی اور اوس نے خداوند کی پوری
پیروی کی اپنے باپ داؤد کیطرح نہ کی - ۷ چنانچہ
سلیمان نے موابیون کی نفرتی کموس کے لئے اوس
پہاڑ پر جو یروشلم کے سامنے ہے اور بنی عمون کے
مولک کے لئے ایک بلند مکان بنایا ۸ یون ہی اپنے
اپنی ساری اجنبی جوروون کے خاطر کیا جو اپنی
معبودون کے حضور بخور جلایا کرتی تہین اور قربانیان
گذرانا کرتی تہین - ۹ سو از بسکہ اسکا دل خداوند
اسرائیل کی خدا سے جو اوسے دوبار دکہائی دیا برگشتہ
ہوا اسلئے خداوند سلیمان پر غضبناک ہوا - ۱۰ اسلاطین
۱۲ باب نمبر ۲۶ سے ۳۳ تک - نمبر ۲۶ اور یربعام نے
اپنی دل مین کہا کہ اب سلطنت داؤد کے گہرانے مین
پہر جائیگی ۲۷ اگر یہ لوگ یروشلم مین خداوند کے گہر
مین قربانی گذرانے کو اوپر جایا کرین تو اون لوگون
کے دل اپنی خداوند کیطرف یعنے یہوداہ کی بادشاہ
رحبعام کی سمت مائل ہونگے اور وے مجہہ کو مارلین گے
اور شاہ یہوداہ رحبعام کیطرف پہر جائینگے ۲۸ اسلئے
اوس بادشاہ نے مصلحت سکی اور سونے کی دو بچہرے
بنائے اور اونہین کہا یروشلم مین تمہارا جانا فضول
ہے ای اسرائیل دیکہہ اپنے خدا کو جو تجہے زمین مصر سے
نکال لایا ۲۹ اور اوس نے ایک کو بیتایل مین قایم
کیا اور دوسرے کو دان مین رکہا ۳۰ اور یہ خطا
کا باعث تہرا کیونکہ لوگ دان مین بہی جاکے اسکے
سامنے پرستش کرنے کو گئے ۳۱ اور اوس نے اونچے
مکانون پر ایک گہر بنایا اور عوام لوگون کو جو بنی
لاوی نہ تہے کہانت کا عہدہ دیا ۳۲ اور یربعام
نے آٹہوین مہینے کی پندرہوین تاریخ ایک عید تہرائے
اوس عید کے مانند جو بنی یہوداہ معمولی تہی اور مذبح پر
قربانی گذرانی اور ایسا ہی اوسنے بیت ایل مین کیا
اور ان بچہرون کے آگے جو اوس نے بنائی تہی قربانیان
گذرانین اور اوس نے بیت ایل مین اون اونچی مکانون
کے لئے جو اوس نے بنا کئے تہے کاہن مقرر رکہی ۳۳
سو آٹہوین مہینے کی پندرہوین یعنے اوس مہینے کی جسے
اپنے دل سے ایجاد کیا مذبح پر جو اوس نے بیت ایل مین
بنایا تہا قربانی گذرانی اور بنی اسرائیل کے لئے عید
تہرائی اور مذبح پر قربانی گذرانی اور بخور جلایا -
۱۳ سموئیل باب ۱۱ نمبر ۱ سے ۱۴ تک - ۱ پہر داؤد کی
عمر مین پیاپی تین سال کال پڑا اور داؤد نے خدا
کی حضور صلاح پوچہی سو خداوند نے فرمایا کہ یہ ساؤل
کی اور اوس کے خونریز گہرانیکی سبب سے ہے کہ اوسنے

جبعونیون کو قتل کیا ۳ تب بادشاہ نے جبعونیون کو طلب
کیا اور ان سے بات کہی اور یہہ جبعونی اسرائیل کی نسل
مین سے نہ تہی بلکہ اموری تہی جو باقی رہ گئی تہی اور بنی
اسرائیل نے ان سے قسم کی تہی اور ساؤل نے چاہا کہ
اونہین قتل کرے کیونکہ اسے بنی اسرائیل اور بنی یہوداہ
کے سبب غیرت تہی سو داؤد نے جبعونیون سے کہا
مین تمہارے لئے کیا کرون اور مین کس چیز سے کفارہ
دون تاکہ تم خداوند کی میراث کے لئے برکت چاہو
۴ سو جبعونیون نے اوسے کہا کہ ہم ساؤل سے اور
اوس کے گہرانے سے روپے اور سونے کی طالب
نہین اور نہ تو ہمارے لئے اسرائیل کی کسی مرد کو جان
سے مار سو وہ بولا پس اور تم کیا چاہتے ہو کہ مین
تمہارے لئے کرون ۵ - تب اونہون نے بادشاہ
کو جواب دیا کہ وہ شخص جسنے ہمین ہلاک کیا اور ہمارے
مخالفت پر منصوبے باندہے کہ ہم نابود کئے جاوین
اور اسرائیل کی کسی مملکت مین باقی نہ رہین ۶ سو
اوس کی بیٹون مین سے سات آدمیون کو ہمارے
حوالے کر کہ ہم اونہین خداوند کے لئے خداوند کی
برگزیدہ ساؤل کی جبعہ مین لٹکا دین تب بادشاہ
بولا کہ مین اونہین حوالے کرونگا ۷ - پر بادشاہ نے
مفیبوست بن یونتن بن ساؤل پر رحمت کی اوس
قسم کی سب جو اونہون نے یعنے داؤد اور ساؤل
کی یونتن خداوند کو درمیان دیکے آپس کہائی تہی
۸ - پر بادشاہ نے ساؤل کی بیٹی ایاہ کی بیٹی رصفہ
کی دو بیٹی جو ساؤل کے لئے جنی تہی یعنے ارموئی

اور مفیبوست اور ساؤل کی بیٹی میکل کی پانچ بیٹی جو
برزلی محولاتی کی بیٹی عدرایل کے لئے جنی تہی پکڑا
۹ - اور انہین جبعونیون کے حوالے کیا اور اونہون
نے اونہین تیلے پر خداوند کے حضور لٹکا دیا وے
ساتون کے سات فنا ہوے اور فصل کی اول
موسم مین اوسکے پہلے دنون مین جسوقت کہ جو کاٹنی
شروع ہوئی تہی وے ماری گئی ۱۰ - تب ایاہ کی
بیٹی رصفہ نے ٹاٹ کا لباس لیا اور شروع فصل
سے اوسکو اپنے لئے چٹان پر بچھا دیا جب تک کہ
آسمان سے اونپر پانی پڑنا شروع ہوا سو اوس نے
اونہین دن کو ہوائی پرندون سے اور رات کو
جنگلی درندون سے بچایا کہ اونہین نچہوڑین ۱۱
اور داؤد کو خبر پہونچی کہ ساؤل کی حرم ایاہ کی
بیٹی رصفہ نے یون کیا ۱۲ سو داؤد نے جاکے ساؤل
کی ہڈیون اور اوسکی بیٹی یونتن کی ہڈیون کو جلعاد
کی بیسیون سے پہیر لیا کہ وے اونہین بیت شان
کے کوچے مین سے جسوقت کہ فلسطیون ساؤل کو
جلبوعہ مین مارا اور اونہین لٹکا دیا تہا چرا لی گئی
تہی ۱۳ - سو وہ ساؤل کی ہڈیون اور اوسکی بیٹی
یونتن کی ہڈیون کو وہان سے لے آیا اور ان سب
کی ہڈیون کو جو لٹکائے گئے تہے جمع کروایا ۱۴
اور اونہون نے ساؤل اور اوسکی بیٹی یونتن کی
ہڈیون کو بنیامینی زمین کی ضلع مین اوس کے باپ
قیس کے گور مین گاڑا اور سب کچہ کہ بادشاہ نے
فرمایا اونہون نے کیا اور بعد اوس کے اوس سرزمین

کی بابت خدا نے منتین سن لین - ا صموئیل باب ۱۵ -
نمبر ۳۳ اور صموئیل نے کہا جیسا تیری تلوار نے عورتون
کو بے اولاد کیا ویسا ہی تیری ماءورتون مین بے اولاد
ہوگی اور صموئیل نے اجاج کو جلجال مین خداوند کے
آگے ٹکڑے ٹکڑے کیا قاضی باب ۱۱ نمبر ۳۰ و ۳۱
و ۳۴ - ۳۰ اور افتاح نے خداوند کی منت مانی
اور کہا کہ اگر تو یقیناً بنی عمون کو میری ماتہ مین کردی
۳۱ تو ایسا ہوگا کہ مین جب بنی عمون کے طرف سے
سلامتی کی ساتہ پھرون گا تو جو کوی میرے گہر کی
دروازے سے پہلے میرے استقبال کو نکلیگا وہ
خداوند کا ہوگا اور مین اوسکو سوختنی قربانی گذرانونگا
۳۴ - تب افتاح بنی عمون کے طرف پار اترا تا کہ
اون سے لڑائی کرے اور خداوند نے ان کو اوسکے
ہاتون مین کردیا - مقامات مذکورہ کے ملاحظہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ تورات ان ایام تک لکہی نہ گئی
تہی ورنہ اگر کتاب انبیاء کی ہوتی تب کیون بت
پرستیون کی طریق پر عمل کرتے -

راقم - سید احمد حسین مینہ

اشتہار

رسالۂ چودہوین صدی

اردو زبان کے اخبارون رسالون اور گلدستون
کی اشاعت جو موجودہ زمانہ مین ہوی اس سے اردو
زبان اور اہل ملک کو جو کچہ بیش بہا نفعے پہونچے
وہ ظاہر ہین مگر جاننے والے جانتے ہین کہ پورے
فوایض اور مقاصد ادا کرنے والے اخبار اور رسالے
ابہی تک بہت کم شایع ہوے ناظرین معاف فرماوین تو
یہ کہنا بہی کچہ بے موقع نہوگا کہ بعض اخبار اور رسالے
ملک سے بہی ایسے نکلے کہ جنہون نے اردو زبان کو
خراب ہی نہین کردیا بلکہ پایۂ اعتبار سے گراکر بے وقعتی
کے دلدل مین پہنسا دیا لہذا زمانے کی ضرورت سے
مجبور رہو کر ہمنے یہ قصد کیا ہے کہ ایک رسالہ چودہوین
صدی کے نام سے شایع کرین جو اپنے رنگ مین ایک
ہی ہو یہ رسالہ کچہ ذاتی نفع کی غرض سے شایع نہین
کیا جاتا ہے بلکہ اوسکا اصلی منشا ملک اور قوم کی بہبود
اور اردو زبان کی ترقی ہے اسمین دفعات ذیل
کی پابندی کیجائیگی - (۱) سلیس اور پر اثر اردو کا
لحاظ رہیگا ملکی زبان کی ترقی کے علاوہ اثر مین کامیاب
ہو (۲) مسلمانون کے باہمی اتفاق برتانے مین کوشش
کرنا اسکا اول فرض ہوگا (۳) خیالی انشا پردازی
کے پر اثر مضامین جو دلون مین جوش پیدا کرین ہمیشہ
شایع ہوتے رہین (۴) اسلام کی گذشتہ حالتون
کی تصویرین مضامین کے ذریعہ سے دکہا کر قوم پر
اثر والا جاویگا (۵) پر مغز آرٹکل جو خواب غفلت
مین سونے والے اہل اسلام کو چونکائین اسمین شامل
رہین گے - (۶) کمیاب اور ضروری تاریخون کا
سلسلہ بہی اس مین دیا جاویگا - (۷) انجمن اسلامیہ
رامپور کی کارروائی اور عمدہ اسپیچین جو جلسون مین
وقتاً فوقتاً پڑہی جائین گے اس مین شایع ہوا
کرین گے (۸) اگر ملک نے اس رسالے کو قدردانی
سے اپنی میزون پر جگہ دی تو اس کے سانہ بطور ضمیمہ

پرجوش نادلون کا سلسلہ بہی شامل کردیا جاویگا۔ ابہی یہ کیونکر کہا جائے کہ یہ رسالہ اپنے مقاصد مین کس حد تک کامیاب ہوگا۔ تاہم جب کوئی کارنمایان اس سے ظہور مین آئے اور جو کچہ ظاہر کیا گیا ہے وہ کر دکہائے تو اسوقت البتہ قابل عزت ہوگا ہم اور کچہ نہین چاہتے صرف ناظرین اشتہار اسکی ایک کاپی طلب فرماکر دیکہہ لین کہ یہ کچہ کام کی چیز ہے یا نہین اگر مطلب کا ہو تو قدردانی فرمائین نہین تو رسالہ واپس دین قیمت علاوہ محصول ڈاک (عہ) سالانہ ہے۔ پہلا پرچہ یکم می سنہ ۱۸۸۹ء کو شایع ہوگا۔

المشتہر

ریاض الدین احمد انسپکٹر مدارس ریاست رامپور

روہیلکہند و مالک رسالہ چودہوین صدی رامپور مرادآباد

شرح دیوان حماسہ

یہ کتاب شرح ہے حامل المتن دیوان حماسہ کی جو کہ تالیف امام الشعرا ابوالتمام الطائی کا ہے یہ دیوان ایک عمدہ درسی کتاب ہے اور اوسکے پڑہنے سے عادات واطوار ومحاورات عرب عربا پر عموماً اور حالات وخیالات اہل جاہلیت پر خصوصاً پوری پوری واقفیت ہوتی ہے یہ دیوان اشعار منتخبہ ایام جاہلیت یعنے قبل ظہور اسلام واشعار مشکلہ قرون اولیٰ کا مجموعہ ہے اور اسی لئے نہایت شرح طلب۔ علماے سلف جزاہم اللہ تعالیٰ نے اسکی شروح متعددہ عربی زبان مین ایسی لکہین کہ جنکا سمجہنا بجاے خود دشواریون سے خالی نہین۔ ضرورت عام تہی کہ اسکی ایک شرح مطلب خیز اردو سہل وصاف مین لکہی جائے الحمدللہ کہ اندنون ایک بہت بڑے نامور فاضل ادیب مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی نے شرح اس دیوان کی لکہی جسکا نام تسہیل الدراسہ رکہا اصل شعر بخط نسخ جلی ہے اور اسکے نیچے حل لغات وتحقیق محاورات عربی زبان مین کیا گیا ہے اور اوس کے بعد اسی شعر کا ترجمہ آسان ومطلب خیز اردو مین لکہا ہے گویا ہر شعر کی دو شرح ہین ایک عربی اور دوسری اردو۔ شارح نے اس دیوان منغلق کی شرح ایسی شرح وبسط سے لکہا ہے کہ اب اوسکے پڑہنے اور پڑہانے مین جو دقتین واقع ہوتی تہین سب رفع ہوگئین اساتذہ وتلامذہ دونون کے لئے یہ شرح مفید وکارآمد ہے اس مطبع مین یہ شرح چہپنا شروع ہوگئی ہے چنانچہ ایک جزو اعظم اسکا باب حماسہ جو کہ پندرہ جز تقطیع ۲۲-۲۹ پر آیا ہے طبع ہوگیا یہ پوری کتاب ۲۲ ۲۹ تقطیع پر تخمیناً قریب ۴۰ جز کے ضخامت مین ہوگی اور قیمت اسکی دو روپیہ آٹہہ آنہ۔ دوران طبع مین ہے جو صاحب اپنی درخواست خریداری ۳۱ اگست سنہ ۸۹ء تک مطبع ہذا مین بہیجینگے دو روپیہ آنہ آنہ کو بوقت طیاری یہ شرح ملیگی ورنہ ۳ روپیہ کو۔

العبد۔ عبدالاحد مہتمم مطبع مجتبائی دہلی ۴ جون سنہ ۱۸۸۹ء

کتاب مجمع الصنایع جدید

اس کتاب مین تقریباً سات سو تراکیب ہر قسم کی صنعت وفنون وغیرہ کے درج ہین جو اکثر یورپ مین کاریگرون کی ایجاد اور اونہین کی کتابون سے لی گئی

ہین اور بعض دیسی طریق کی مختصر تفصیل نسخون کی جو اس کتاب
مین درج ہین یہ ہین ریشمی اونی سوتی کپڑون پشمینہ
لیس ہاتی دانت وغیرہ کا رنگنا اور اوسکا داغ دہبہ
دور کرنا تانبا چاندی زمرد لعل یاقوت و دیگر جواہرات
وغیرہ کا بنانا اور موتی سنگ مرمر کا صاف کرنا توتی
چینی و شیشہ و سنگ موسیٰ و ہاتی دانت وغیرہ جوڑنا
ایسا مصالحہ جسپر آگ پانی اثر نہ کرے پارہ و کافور کا
کشتہ انگریزی و دیسی صابون و مصنوعی نمک لکڑی
لوہا تانبا چاندی شیشہ وغیرہ ہر گرم و سرد ملمع و قلعی
چمڑہ۔ چہتون وغیرہ کے لئے رنگ برنگ کی وارنش
واقسام روشنائی سادہ و چھاپہ و تصویر انگریزی
آتشبازی وغیرہ قیمت ہر دو حصہ ۸ ر۔

دیوان شیفتہ

مشتاقان سخن و مشاقان نو و کہن کو مژدہ ہو کہ نواب مصطفےٰ
خان صاحب مرحوم المتخلص بہ شیفتہ مصنف تذکرہ گلشن
بیخار کا اردو دیوان جسکی بہت لوگون کو تلاش تہی
نہایت جستجو سے بہم پہونچا کر طبع کیا گیا ہے جو صاحب شایق
ہون بارسال قیمت طلب فرماوین شیفتہ ایک مستند شعرائے
دہلی سے گذرے ہین اور اونکا کلام دیکھنے کے قابل ہے
قیمت فی جلد ۴ ر اور جو صاحب اکہتی پانچ جلدین لینگے
ان کو ایک جلد زاید دیجاویگی اور سو پچاس جلد کے
خریدارون سے اور بہی رعایت ممکن ہے۔

المشتہر

سید میر حسن مطبع رضوی دہلی۔

صحیح بخاری مع فتح الباری

صحیح بخاری جسکی شان مین جہان نے کہے اہل حدیث اصح
الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری پر اتفاق کرتے ہین
اور اوسکی شرح جو تمام اور شروحات مین معتبر اور
جسکی نسبت تمام محققین و محدثین سلف و خلف للہجرۃ
بعد الفتح کو بالکل صحیح مانتے اور تہیک جانتے ہین یکجا
ہر دو متن مین مثل مسلم و نووی کے بڑی تقطیع پر نہایت
اہتمام اور صحت اور صفائی کے ساتہ مطبع انصاری
دہلی مین چہپ رہی ہے ہر ایکپارہ علحدہ چہپتا ہی
صحت کا یہانتک لحاظ رکہا ہے کہ مطبوعہ مصر کے ہر ہر پارہ
کا صحتنامہ اوسکے ہر ہر پارہ کے ساتہ لگایا جاتا ہے ابتک
اس کتاب کے تیرہ پارہ بالکل تیار ہوچکے ہین اور چودہوان
اور پندرہوان پارہ زیر طبع ہے قیمت ہر ایک پارہ
بغیر محصول ۱ اک عہ ر اور محصول ۴ ر اور پیشگی قیمت پارہ
غیر مطبوعہ کی بلا محصول ۱ اک ۱۲ ر اور مع محصول ۱۴ ر فی
پارہ ہے جن صاحبون کو درکار ہو درخواست خریداری
بنام مولوی محمد عبد المجید صاحب مالک مطبع انصاری دہلی
بہیجین۔ فقط۔

اسکول ماسٹر کی ضرورت

مدرسۂ اسلامیہ سکندرآباد مین ایک مسلمان مدرس کی ضرورت
ہے جو کہ کسی یونیورسٹی کا میاب ترکیولیشن کا امتحان فارسی
یا اردو کے ساتہ پاس کیا ہو۔ تنخواہ فی الحال پچیس روپیہ
سکہ حالی دیجاویگی اور آیندہ حسب کارپردازی ترقی کیجائیگی۔
درخواست معہ اسناد و سرٹیفکیٹ بنام سکرٹری آنا چاہئے۔

محمد نبی خان عفی اللہ عنہ۔
سکرٹری مدرسۂ اسلامیہ سکندرآباد دکن۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا۔